بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۵ اخاء ۱۳۴۲ ھش ۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۔ ۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت تضرع اور درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۴ اکتوبر۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو شدید ضعف کی شکایت ہے۔ آپ ۲ ستمبر کے بعد سے مسلسل بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ضعف پہلے کی نسبت بہت بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے آپ کبھی کبھی بے ہوش بھی ہو جاتے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فلاح وہی پاتا ہے جو اپنا تزکیہ کرتا ہے

انسان اگر خود ہاتھ پاؤں نہ ہلائے تو بات نہیں بنتی

"میں یہ تعلیم کبھی دینا نہیں چاہتا اور نہ اسلام نے دی کہ تم اپنے گناہوں کی گٹھڑی کسی دوسرے کی گردن پر لاد دو اور خود اباحت کی زندگی بسر کرو۔ قرآن شریف نے صاف فیصلہ کر دیا ہے۔ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور نہ دنیا میں اس کی کوئی نظیر خدا تعالیٰ کے عام قانون قدرت میں ملتی ہے۔ کبھی نہیں دیکھا کہ زید مثلاً سنکھیا کھا لیوے اور اسی سنکھیا کا اثر بکر پر ہو جاوے اور وہ مر جاوے۔ یا ایک مریض ہو اور دوسرے آدمی کے دوا کھا لینے سے وہ اچھا ہو جاوے۔ بلکہ ہر ایک بجائے خود متاثر ہوگا۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک شخص ساری عمر گناہ کرتا رہے اور دلیری کے ساتھ خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا رہے اور کہہ دے کہ میرے گناہوں کا بوجھ دوسرے شخص کی گردن پر ہے جو شخص ایسی امید کرتا ہے وہ [illegible]

دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

کا مصداق ہے — پس اسلام کسی سہارے پر رکھنا نہیں چاہتا کیونکہ سہارے پر رکھنے سے ابطال اعمال لازم آ جاتا ہے لیکن جب انسان سہارے کے بغیر زندگی بسر کرتا ہے اور اپنے آپ کو ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ اس وقت اس کو اعمال کی ضرورت پڑتی ہے اور کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف نے فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا۔ فلاح وہی پاتا ہے جو اپنا تزکیہ کرتا ہے خود اگر انسان ہاتھ پاؤں نہ ہلائے تو بات نہیں بنتی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۴۳۶، ۴۳۷)

ضلع گجرات کے انصار اللہ کا تربیتی اجتماع

ضلع گجرات کے انصار اللہ کا تربیتی اجتماع انشاء اللہ ۱۱، ۱۲ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ گجرات شہر میں منعقد ہوگا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم۔ مولانا قاضی محمد نذیر صاحب اور مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی لاہور کی شرکت متوقع ہے۔

اس اجتماع میں ضلع بھر کے انصار کثرت سے شریک ہوں کوئی ایسی مجلس نہ ہو۔ جس کے نمائندے اس اجتماع میں شریک نہ ہو سکیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری جلسہ

اہالیان ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۴ اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ایک اجلاس عام منعقد کیا جا رہا ہے جس میں علمائے سلسلہ مشرقی پاکستان کے حالیہ دورہ کے حالات سنائیں گے تمام احباب نماز مغرب مسجد مبارک میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نوٹ:۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ر اکتوبر ۶۳ء

اسلامی فرقوں میں اتحاد کے اصول

(قسط نمبر ۲)

ہم نے کل کے اداریہ میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ مسلمان فرقوں میں اتحاد کیوں ضروری ہے اور یہ اتحاد کس طرح اور کن بنیادوں پر ہوسکتا ہے۔ ہم نے کہا ہے کہ ہر فرقہ کے مسلمانوں کو ان باتوں میں باہم اتحاد کرنا چاہیئے جو سب میں اصولاً ایک ہی ہیں اور وہ تین باتیں ہیں یعنی ہر فرقہ کو جو اللہ تعالیٰ کی توحید رسالت اور الکتاب ہے اور ان چیزوں کی تعبیروں میں جو اختلافات ہیں انکو ہر فرقہ کو اپنے اندر اپنے مخصوص عقاید پر قائم رہتے ہوئے اور پر امن طریقوں سے اس کی اشاعت و تبلیغ کا پورا پورا حق رکھتے ہوئے اتحاد کے معاملہ میں نظر انداز کر دینا چاہیئے۔

ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ یہ کس طرح ممکن ہے، صاف اور دوٹوک الفاظ میں یہ اتحاد تب ممکن ہوسکتا ہے جب سیاست میں اسلام کو یا اسلام میں سیاست کو نہ گھسیڑا جائے۔ عقائد کا اختلاف اس وقت ملک و قوم کے لئے خطرناک نتائج کا حامل ہوتا ہے جب ان کے ساتھ سیاسی اقتدار کے حصول کو شامل کیا جائے۔ اگر ہر فرقہ اپنے اپنے عقائد کی اشاعت و تبلیغ کو سیاسی اقتدار کے حصول کے ارادوں سے پاک رکھے اور اپنے اپنے فرقہ کی تعلیم و تربیت اسلام کے بیسیوں بنیادی اخلاقی اصولوں پر کرے تو ممکن نہیں کہ مسلمان فرقوں میں باہم رواداری اور متفقہ مسائل کی حد تک باہمی تعاون کا جذبہ ترقی پذیر نہ ہو۔

اسلام نے ہر امر کی وضاحت نہایت اچھے اور مختصر سے مختصر الفاظ میں کر دی ہوئی ہے۔ سب سے عظیم اصول جو اس ضمن میں اسلام نے نہایت زور سے پیش کیا ہے وہ لا اکراہ فی الدین کے چار چھوٹے چھوٹے لفظوں میں بیان ہوگیا ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سیاست نے اس عظیم اصول کو بھی مخدوش اور مشتبہ کرنے کی کوشش کی ہے اکراہ میں ہر قسم کا اکراہ داخل ہے خواہ تیغ و تفنگ کا اکراہ ہو قانون کا اکراہ ہو یا معاشرہ کا اکراہ ہو۔ اکراہ کو محدود المعنی بنانا صرف مفاد پرستی اور سیاسی انتفاع کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا وہی یہ عظیم اصول ہے جس سے ازمنہ وسطیٰ کے یورپین دانشمندوں نے سیکولر کا اصول نکالا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ یہ اصول دیا تو اسلام نے ہے مگر اس سے فائدہ عیسائی اقوام نے اٹھایا ہے۔ ان لوگوں نے ایک مذہبی عقیدہ کو دوسروں پر بزور ٹھونسنے کے فتنہ عظیم کا سد باب اسی اصول سے کیا ہے یعنی اختلاف عقائد کو سیاست سے الگ کر دیا ہے اور ایسی حکومتوں کی بنیاد ڈالی ہے جو جمہوریت کے نام سے پھلی پھولی ہیں اور جس نے یورپ کو اس مادی ترقی کی چوٹیوں پر پہنچا دیا ہے کہ آج ہم مشرقیوں کی نگاہیں للچائی جاتی ہیں۔

اس سے بھی بڑھ کر یورپ نے اس اصول سے یہ فائدہ اٹھایا کہ مذہب سیاسی کشمکش سے آزاد ہو کر اپنی اشاعت و تبلیغ کی طرف تمام طاقت خرچ کرنے لگا۔ پادری جب مذہبی عقائد کے سیاسی جھگڑوں سے علیحدہ ہوگئے تو انھوں نے تمام تر زور عیسائیت کو کرہ ارضی پر پھیلانے میں صرف کر دیا۔ اور کہنا چاہیئے کہ ایک معنی میں عیسائیت نے آج تمام دنیا کو فتح کر لیا ہے۔ دنیا کا وہ کون خطہ ہے نہیں کون شہر ہے بلکہ کون گاؤں ہے جہاں عیسائیت نے اپنا جھنڈا نہیں گاڑ رکھا؟

اس بات کو بھی جانے دیجئے یہ دیکھئے کہ یورپ نے مذہبی عقائد کو سیاست سے علیحدہ کر کے کیا صاحبان اقتدار کو مذہبی اثر سے بالکل کورا کر دیا ہے ہرگز نہیں۔ یورپ اور امریکہ تو کیا خود روس جیسے ملک میں جہاں کہنے کو دہریت کا دور دورہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب نہ صرف لوگوں کی انفرادی زندگیوں بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی اثر انداز ہے۔

یورپین بڑی بڑی اقوام جو آج دنیا میں امن قائم کرنے کی داعی ہی نہیں بلکہ عملاً اقدام بھی کر رہی ہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ یونہی ہے کیا اس میں مذہب کا کوئی دخل نہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر مذہب ان اقوام کی فطرتوں میں نہ رچ گیا ہوتا تو امن امن کی پکار بھی وہ نہ ڈالتے۔ اگر ان کا واقعی یہی کامل یقین ہوتا کہ سوا مادہ کے کچھ نہیں تو آج سے بیسیوں سال پہلے دنیا تباہ ہوگئی ہوتی آخر کیا وجہ ہے کہ روس اور امریکہ بے پناہ طاقت رکھتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو تباہ نہیں کرتے بلکہ کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی امن کی پائیدار بنیاد ان کے ہاتھ آجائے۔ کیا خالص مادہ پرستی ایسے خیالات پیدا کر سکتی ہے؟

ہمیں بھی اس سے ایک سبق حاصل کرنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ جو سیاسی اسلام کے مدعی کہتے ہیں کہ اسلام بغیر اقتدار کے قائم نہیں ہوسکتا وہ جھوٹے ہیں۔ اسلام ہی تو وہ دین ہے جس نے دین میں ہر قسم کے اکراہ کی نفی کی ہے اور عبودیت کو تمام خوف و حزن سے پاک کیا ہے۔ اسلام ہی ہمارے سامنے وہ جنت ارضی پیش کرتا ہے جس میں لاخوف علیہم ولاہم یحزنون کا نظارہ دیکھا جا سکتا ہے جو نفس مطمئنہ کی نشو و نما کرتا ہے۔ جہاں خوف خدا کے سوا اور کوئی خوف نہیں ہوتا۔ جہاں انسانوں میں صحیح اخوت اور مساوات رونما ہوتی ہے۔

یہی وہ اسلامی جنت ہے جس کا بھدا سا تصور یورپ نے سیکولرزم اور جمہوریت کی صورت میں پیش کیا ہے۔ حالانکہ یورپ نے یہ چیز اسلام ہی سے عاریتاً لی ہے مگر آج مسلمان ہی اس کو پہچان نہیں سکتا۔ اور اس پر مغربی تہذیب کی رنگ آمیزیاں دیکھ کر اس سے بدکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں سیاسی پارٹی بازی کی ایک منفی قوت ہے جس نے اسلام اور مذہب کا شیرازہ منتشر کر رکھا ہے۔ جب اقتدار کا سوال پیدا ہوتا ہے تو غلط سے غلط دین کی تعبیر بھی برسر اقتدار آنے کی کوشش کرتی ہے کیونکہ انسان ظلوم و جہول ہے اور سیاسی جوڑ توڑ میں اخلاق بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ اور انسان آخرکار اسفل سافلین بن کر رہ جاتا ہے۔ فساد فی الارض اور کذب طرازی کو بھی جائز سمجھنے لگتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ سیاست کوئی بری چیز ہے۔ اسلام تمام دوسرے شعبہ ہائے زندگی کی طرح سیاست کو بھی ایک شعبہ سمجھتا ہے اور اسکے لئے رہنمائی دیتا ہے۔ اور وہ ایک لفظ میں یہ ہے کہ جس طرح انسان کے ہر انفرادی اور اجتماعی کام میں تقویٰ ضروری ہے اسی طرح سیاست میں بھی تقویٰ لازمی ہے لیکن تقویٰ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کو اقتدار کے سہارے کی ضرورت ہے اور نہ تقویٰ اقتدار کے منافی ہے۔ اور نہ اس کو سیاسی پارٹی بازی سے برسر اقتدار لایا جا سکتا ہے۔ اسکو قانون اور رائے عامہ بھی سہارا نہیں دے سکتی۔ ایک اسلامی ملک میں جس میں برسر اقتدار لوگ تمام کے تمام مسلمان ہوں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی کا ایک بنیادی فتنہ ہے۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ دوسرے مسلمان مسلمان ہی نہیں اور برسر اقتدار لوگ اسلام کا کوئی تصور رکھتے ہیں ایسی پارٹی بازی اور رائے عامہ کے بل پر بھی اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش اسلام کے خلاف ایک بغاوت ہے یہ اکراہ فی الدین ہے اور جب تک ایسے لوگ موجود ہیں اسلامی فرقوں میں کوئی اتحاد نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ملک و قوم کی بہتری کے لئے متحدہ جد و جہد ہوسکتی ہے۔

یہ پیشگوئی ——— خدا خیر کرے

۲۹ ستمبر ۱۹۶۳ء کے ہفت روزہ "شہاب" کے ایک ادارتی نوٹ کا آغاز اس طرح ہوا ہے

"جماعت اسلامی ملک کی امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والی جماعت ہے"

اگر جماعت اب امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والی ہوگئی ہے تو ہم اس کو مبارکباد دیتے ہیں۔ ورنہ فسادات پنجاب میں جو حصہ جماعت اسلامی نے لیا تھا اس کی تھوڑی سی روئداد فسادات کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے معلوم ہوسکتی ہے بہت سے ارکان تو فساد فی الارض کی بناء پر قید و بند میں پڑے تھے اور امیر جماعت کو پھانسی کی سزا جو بعد میں عمر قید میں تبدیل ہوگئی تھی ملی تھی۔

اس ضمن میں صرف ایک بات کی طرف یہاں اشارہ کرنا کافی ہے۔ تحقیقاتی عدالت نے جماعت اسلامی کی ذمہ داری کے تعلق میں اس تقریر کا بھی حوالہ دیا ہے جس میں مودودی صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر حکومت نے شورش کرنے والے عوام کے مطالبات نہ مان لئے تو یہاں ہندو مسلم والے فساد ہو جائیں گے چنانچہ آپ کی یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی اب مودودی صاحب نے اسی قسم کی پیشگوئی پھر شروع فرمائی ہے چنانچہ شہاب کی اسی اشاعت کا سب سے پہلا فقرہ حسب ذیل ہے:

"مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے کراچی کی پریس کانفرنس میں اہم قومی مسائل کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے اور

حکمرانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ پُرامن قوم کو اتنا مجبور نہ کریں کہ ملک میں پُرامن تبدیلیوں کے امکانات ختم ہوجائیں"

قوم تو بے شک پُرامن ہے مگر یہ پیشگوئی؟ خدا خیر کرے۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ اکتوبر ۱۹۶۳ء

موجودہ عیسائیت کا بنیادی عقیدہ — حضرت مسیح کی صلیبی موت

عقیدہ نصاریٰ کے بطلان پر دس واضح دلائل

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

۳

— دلیل چہارم —

پیلاطوس کا رویہ

اناجیل سے ثابت ہے کہ یہودی علماء نے حضرت مسیح کو جس حاکم کے سامنے بطور مجرم پیش کیا تھا۔ اس نے تحقیقات کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کو بری سمجھا اور انہیں بے گناہ قرار دیا۔ پیلاطوس کے رویہ کے متعلق اناجیل کے مندرجہ ذیل حوالے قابل توجہ ہیں۔

(ا) "پس جب وہ اکٹھے ہوئے تو پیلاطوس نے ان سے کہا ..... میں اس راستباز کے خون سے بری ہوں تم جانو۔" (متی $\frac{27}{17 \cdot 24}$)

(ب) "پیلاطوس نے انہیں یہ جواب دیا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں؟ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سردار کاہنوں نے اس کو حسد سے میرے حوالہ کیا ہے۔" (مرقس $\frac{15}{10}$)

(ج) "تم اس شخص (مسیح) کو لوگوں کا بہکانے والا ٹھہرا کے میرے پاس لائے ہو اور دیکھو میں (پیلاطوس) نے تمہارے سامنے ہی اس کی تحقیقات کی مگر جن باتوں کا الزام تم اس پر لگاتے ہو۔ ان کی نسبت میں نے اس میں کوئی قصور پایا نہ ہیرودیس نے۔" (لوقا $\frac{23}{14}$)

(د) "پیلاطوس نے سردار کاہنوں اور عام لوگوں سے کہا کہ میں اس شخص میں کچھ قصور نہیں پاتا۔" (لوقا $\frac{23}{4}$)

(ہ) "وہ (پیلاطوس) یہودیوں کے پاس پھر گیا اور ان سے کہا کہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔ مگر تمہارا دستور ہے کہ میں فسح کو تمہاری خاطر ایک آدمی چھوڑ دیا کرتا ہوں۔ پس کیا تم کو منظور ہے کہ تمہاری خاطر یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں۔ انہوں نے پھر چلا کر کہا کہ اس کو نہیں لیکن برابا کو اور برابا ایک ڈاکو تھا۔" (یوحنا $\frac{18}{38-40}$)

(و) "پیلاطوس نے پھر باہر جاکے لوگوں سے کہا کہ دیکھو میں اسے تمہارے پاس باہر لے آتا ہوں۔ تاکہ تم جانو میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔" (یوحنا $\frac{19}{4}$)

(ز) "اس پر پیلاطوس اس کے چھوڑ دینے میں کوشش کرنے لگا۔ مگر یہودیوں نے چلا کر کہا اگر تو اس کو چھوڑے دیتا ہے تو قیصر کا خیرخواہ نہیں جو کوئی اپنے کو بادشاہ بناتا ہے وہ قیصر کا مخالف ہے۔" (یوحنا $\frac{19}{12}$)

ان حوالجات سے یہ بات واضح ہے کہ پیلاطوس جو حاکم وقت ہے ہر طرح سے حضرت مسیح کو بے گناہ اور بری سمجھتا ہے۔ اور اسے یقین ہے کہ یہودیوں نے اسے محض حسد اور شرارت سے گرفتار کروایا ہے۔ اور اسے صلیب دلانا چاہتے ہیں۔ پیلاطوس نے اپنی پوری کوشش کی کہ یہودی علماء کو کسی طرح اس بات پر رضامند کرلے کہ وہ مسیح کو رہا کردے واقعات کی شہادت ایک طرف اور پیلاطوس کی بیوی کا خواب دوسری طرف اس بات پر صاف طور پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ پیلاطوس کی انتہائی خواہش تھی کہ کسی طرح حضرت مسیح کو صلیبی موت سے بچایا جائے۔ آخری حربہ جو یہودیوں نے اختیار کیا۔ وہ قیصر کے پاس شکایت کرنے کی دھمکی تھی۔ نفسیات کا ماہر سمجھ سکتا ہے کہ اس مرحلہ پر پیلاطوس کی طبیعت میں یہودیوں اور انکی کارستانیوں کے خلاف شدید جذبۂ نفرت ابھرنا چاہیئے اور تاریخی شہادت سے ثابت ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ اناجیل میں جو لمبی گفتگو میں یہودیوں اور پیلاطوس کے درمیان مروی ہیں۔ ان سے بھی یہ جذبۂ نفرت مترشح ہوتا ہے۔

عقلمند، مگر طبیعت کے لحاظ سے ذرا کمزور پیلاطوس ایسے موقعہ پر ظاہری طور پر حضرت مسیح کی مدد کرنے سے اگر قاصر تھا تو یقینی طور پر اس نے اندرونی طور پر مقدور بھر وہ کوشش کی جس سے حضرت مسیح کو صلیبی موت سے بچایا جاسکے گویا اس کی ساری کارروائی اس لئے تھی کہ یہودیوں کی شرارت کا بھی سدّباب ہو جائے اور حضرت مسیح بھی بچ جائیں۔ "سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے" اس کی تفصیل آئندہ ذکر ہوگی۔

— دلیل پنجم —

صلیب پر لٹکائے جانے کا عرصہ موت کے لئے ہرگز کافی نہیں

رومی حکومت میں صلیب دیئے جانے کا جو طریق تھا وہ موجودہ وقت کی پھانسی سے بالکل مختلف تھا۔ اس وقت لکڑی کے ٹکڑوں کو جوڑ کر صلیب نما شکل بنائی جاتی تھی اور آدمی کے ہاتھ پاؤں میں کیل گاڑ کر اس کے ساتھ لٹکا دیا جاتا تھا۔ کچھ خون نکلنے سے کچھ زخموں کے باعث اور پھر بھوک اور پیاس کے نتیجہ میں صلیب پر لٹکا دیا جانے والا انسان ۲۴ گھنٹے سے ۴۸ گھنٹے تک مر جاتا تھا۔ اس صلیب پر لٹکے ہوئے انسان آپس میں باتیں کرتے رہتے تھے۔ مسیح کے ساتھ جو دو ڈاکو دائیں بائیں صلیب پر لٹکائے گئے تھے۔ وہ مسیح پر لعن طعن کر رہے تھے۔ (مرقس $\frac{15}{32}$)

اس صلیب پر کافی عرصہ کے بعد موت واقع ہوا کرتی تھی۔ ۲۴ گھنٹے سے کم اس زمانہ میں صلیب پر مرنے والے کی کوئی مثال موجود نہیں۔ بڑے اطباء اور مسیحی ڈاکٹروں نے یہ بات لکھی ہے کہ اس صلیب پر موت ۲۴ اور ۴۸ گھنٹے کے درمیان ہوا کرتی تھی۔ (شرح عربی اناجیل مطبوعہ مصر مطبعۃ النیل)

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح جو نہایت اچھی صحت والے، بھرپور جوانی کے عالم میں تھے۔ ان کو اس لکڑی کی صلیب پر کتنے عرصہ تک لٹکایا گیا؟ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ پیلاطوس کی نیت اور کوشش یہ تھی کہ حضرت مسیح کو صلیبی موت

اُدھر جاتا ہے دیکھیں یا اِدھر پروانہ آتا ہے

ہر نوجوان کے سامنے اس فانی زندگی کے سفر میں ایک چوراہا آتا ہے جہاں ٹھہر کر اسے لازماً فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ میں کونسا راستہ اختیار کروں دنیوی تعلیم تکمیل کے قریب ہوتی ہے اور زندگی کی ذمہ داریوں کے احساس سے کندھے ایک بوجھ محسوس کر رہے ہوتے ہیں، جوانی اور نوجوانی کی لاابالیاں پختگی اور باشعور افعال میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ اس دنیا کی حقیقت یہاں کے نشیب و فراز خوشی و غمی۔ سکھ اور دکھ۔ آرام و تلخی سب جذبات ایک نیا رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔

دوسری قوموں اور دوسری جماعتوں کے سامنے ان کے بزرگ اور ان کے دوست اس مشکل وقت میں راہنمائی کا کام دیتے ہیں۔ لیکن ایک احمدی نوجوان کتنا خوش قسمت ہے کہ اس کے لئے خدا کا ایک نبی مشعل راہ کا کام دے رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے ہمارے سامنے ایک نمونہ رکھا ہے۔ اور ہم میں سے ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ اس مشکل چوراہے میں پہنچ کر جب فیصلہ کا وقت آوے تو حضور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھے۔ اور ہم میں سے ہر نیک ماں اور ہر نیک باپ کا فرض ہے کہ وہ جہاں اپنے بچے کی تعلیم اور صحت اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ وہاں ان کے نیک انجام اور اعلیٰ روحانی ترقیات کے حصول کے لئے حضور کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی بھی تحریک کریں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم)

سے بچایا جائے۔ اناجیل کی گواہی اس کی تائید کرتی ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر چند گھنٹے تک لٹکے رہے ہیں اور یہ عرصہ کسی شخص کے صلیب پر مر جانے کے لئے ہرگز کافی نہیں ہے۔ (بے ہوش ہو جانا علیحدہ امر ہے بعض اناجیل میں بے ہوشی کو دم دے دینا کہہ دیا گیا ہے) کوئی نظیر ایسی نہیں ہے کہ کوئی شخص اتنے عرصہ میں صلیب پر واقعی مر گیا ہو۔ حضرت مسیح کے صلیبی عرصہ کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:-

(ا) "دوپہر سے لے کر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔"

(متی ۲۷/۴۵-۴۶)

(ب) "اور پہر دن چڑھا تھا جب انہوں نے اس کو صلیب پر چڑھایا۔"

(مرقس ۱۵/۲۵)

(ج) "جب دوپہر ہوئی تو تمام ملک میں اندھیرا چھا گیا اور تیسرے پہر تک رہا اور تیسرے پہر کو یسوع بڑی آواز سے چلایا کہ الوھی الوھی لما سبقتنی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔"

(مرقس ۱۵/۳۳-۳۴)

(د) "پھر دوپہر کے قریب سے تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا اور سورج کی روشنی جاتی رہی اور مقدس کا پردہ بیچ میں سے پھٹ گیا۔"

(لوقا ۲۳/۴۴-۴۵)

(ھ) "یہ فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا پھر اس نے یہودیوں سے کہا دیکھو یہ ہے تمہارا بادشاہ پس وہ چلائے کہ لے جا۔ لے جا اسے صلیب دے۔ پیلاطوس نے ان سے کہا کیا میں تمہارے بادشاہ کو صلیب دوں؟ سردار کاہنوں نے جواب دیا کہ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں اس پر اس نے اس کو ان کے حوالہ کیا تاکہ صلیب دیا جائے۔"

(یوحنا ۱۹/۱۴-۱۶)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے بالبداہت ثابت ہے کہ اگرچہ اناجیل نویسوں کے بیانات میں کافی اختلاف ہے تاہم یوحنا کی روایت ان سب میں واضح ہے۔ رومی سلطنت میں اور آج تک بھی عربی ممالک میں گھنٹوں کا شمار طلوع آفتاب سے ہوتا ہے اور سارے دن کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور دن کے چار پہر مقرر ہیں۔ یوحنا کی روایت کے مطابق ۱۲ بجے دن (یعنی مقامی حساب کے مطابق دن کے چھٹے گھنٹے) کے بعد پیلاطوس نے مسیح کے صلیب دئے جانے کے بارہ میں آخری مرتبہ گفتگو کی یہ جمعہ کا دن تھا اور اس کے بعد آنے والا سبت یہودیوں کا عظیم سبت تھا جس کی تیاری کے لئے وہ غروب آفتاب سے کافی پہلے اپنے گھروں میں پہنچ جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ یہودیوں نے پیلاطوس سے درخواست کی کہ مسیح اور اس کے ساتھ والے جن دو چوروں کو صلیب پر لٹکایا گیا ہے انہیں جلد اتار لیا جائے اور ان کی موت کو یقینی بنانے کے لئے ان کی ٹانگیں توڑ دی جائیں۔ (یوحنا ۱۹/۳۱) پس یہ بات معین طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح چار پانچ گھنٹے سے زیادہ صلیب پر نہیں رہے اگر متی کی انجیل کی روایت کو بھی تسلیم کر لیا جائے تو دوپہر سے کچھ کم و بیش حضرت مسیح کا صلیب پر لٹکنا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ عرصہ بہرصورت موت کے لئے ناکافی ہے۔ خود یہودیوں کا ٹانگیں توڑنے کا مطالبہ کرنا اس بات کی ایک کھلی دلیل ہے کہ یہ عرصہ موت کے لئے کافی نہ تھا ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ زخموں کے صدمہ کی وجہ سے، اور کچھ اپنی قوم کی قساوت قلبی، اور اپنے شاگردوں کی ظالمانہ بے وفائی کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے ہوں۔ اور اس بے ہوشی کو اغیار نے موت سمجھ لیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بات خود پیلاطوس کی سکیم کا ایک حصہ ہو۔ کیونکہ وہ ایک طرف حضرت مسیح کو بچانا چاہتا تھا اور دوسری طرف یہود کا منہ بھی بند کرنا چاہتا تھا۔ بہرحال ہماری دلیل یہ ہے کہ اس زمانہ کی صلیب پر ایک پہر یا کم و بیش عرصہ تک موت کا واقعہ ہونا قطعاً غیر یقینی ہے خصوصاً ان حالات میں جو پیلاطوس کی سکیم کے ماتحت منصۂ شہود پر آ رہے تھے۔ یہودی تو دشمن تھے وہ تو بے ہوشی کو موت کہہ کر خوشیاں منانا چاہتے تھے مگر عیسائیوں نے انتہائی کمزوری دکھائی کہ یہود کے شور و غوغا کے آگے ہتھیار ڈال دئے۔

— دلیل ششم —

خون اور پانی کا بہہ نکلنا

چاروں انجیل نویسوں میں سے سوائے یوحنا کے کوئی اس بات کا ذکر نہیں کرتا کہ یہود نے پیلاطوس سے درخواست کی تھی کہ صلیب پر لٹکائے جانے والوں کی ہڈیاں توڑ دی جائیں اور لاشیں اتار لی جائیں۔ یوحنا کی روایت عام طور پر زیادہ وزنی نہ ہونے کے باوجود عیسائیوں پر بہرحال حجت ہے یوحنا اس واقعہ کا ذکر کرتا ہے ساتھ ہی وہ کہتا ہے کہ سپاہیوں نے مسیح کے ساتھ والے دونوں شخصوں کی ٹانگیں توڑ دیں اور اس طرح انہیں موت کے منہ میں دھکیل دیا۔ لیکن انہوں نے یسوع کی ٹانگیں نہ توڑیں کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ وہ مر چکا ہے۔ آگے لکھا ہے:-

"مگر ان میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہہ نکلا۔"

(یوحنا ۱۹/۳۴)

یہ واقعہ صاف طور پر بتلاتا ہے کہ حضرت مسیح اس وقت صرف بے ہوش تھے حقیقتاً مرے نہیں گئے تھے۔ انہیں بے ہوش دیکھ کر مردہ سمجھ لیا گیا یا پیلاطوس کی سکیم کے مطابق ان کی بے ہوشی پر ان کی موت کا اعلان کر کے یہودی علماء کے منہ بند کر دیئے گئے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ایک عام سپاہی نے جو غالباً پیلاطوس کی سکیم سے آگاہ نہ تھا اتفاقی طور پر حضرت مسیح کی پسلی کو چھیدا تو اس میں سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ خون اور پانی کا بہہ نکلنا حضرت مسیح کے مردہ ہونے کا نہیں بلکہ زندہ ہونے کا ثبوت ہے۔ مردہ جسم سے موت کے بعد خون نہیں بہا کرتا۔ یہ زندگی کی ایک واضح علامت ہے البتہ بے ہوش انسان کو مردہ سمجھ لینا ایک عام مغالطہ ہے جو اکثر انسانوں کو لگ جاتا ہے پس پانی اور خون بہہ نکلنے کی یہ روایت حضرت مسیح کے صلیب سے زندہ اترنے پر ایک واضح دلیل ہے اے کاش پادری صاحبان ٹھنڈے دل سے ان باتوں پر غور کریں۔ (باقی)

عہدیداران انصاراللہ فوری توجہ فرمائیں

سالانہ اجتماع بالکل قریب ہے مگر بجٹ کا تازہ جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ اکثر مجالس کی چندہ جات کی فراہمی اور ترسیل کی جو موجودہ رفتار ہے اس سے ہرگز توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ باقی ماندہ قلیل مدت میں اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کر سکیں گی سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس طرف غیر معمولی توجہ کی توفیق بخشے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

(قائمقام قائد مال)

انصاراللہ کا نواں سالانہ اجتماع

— عہدیداران انصاراللہ کا فرض —

امسال انصاراللہ کا نواں سالانہ اجتماع مورخہ یکم، دو، تین نومبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس نیز بزرگان سلسلہ کی عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی بصیرت افروز تقاریر کس دل پر اثر نہیں کرتیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ انصار اس اجتماع میں تشریف لائیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہوں۔ عہدیداران انصاراللہ سے گزارش ہے کہ وہ احباب کو مسلسل تحریک فرماتے رہیں اور انہیں اجتماع کی افادیت سے آگاہ کرتے رہیں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو کر اپنے مولا کی عبادت کریں اور دینِ اسلام کی اشاعت کے لئے نئے نئے طریق سوچ سکیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کیلئے دے

اذکروا موتٰکم بالخیر

والد محترم حضرت سید ولایت شاہ صاحب کا ذکرِ خیر

مکرم سید محمد امین شاہ صاحب ابن حضرت سید ولایت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

(۲)

۱۹۳۶ء کی بات ہے۔ کہ حضرت والد صاحب نے خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کر دیا اور مرکز کے ماتحت ضلع گوجرانوالہ میں نہایت خوش اسلوبی سے اپنا وقت گذار کر حضور کی طرف سے خوشنودی کی سند حاصل کی۔

اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک جاری کردہ تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب تحریک جدید شروع ہوئی تو آپ نے تحریک جدید دفتر اوّل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس میں خود ہی شامل نہ ہوئے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے والدین اور اپنی اہلیہ کو بھی شامل کر کے ان سب کی طرف سے ہر سال ... زیادتی کے ساتھ وعدہ لکھوایا۔

جب تحریک وقف جدید کا اعلان ہوا تو اس میں بھی اپنی طاقت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۴۲ء میں جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ افراد جماعت دیہاتی مبلغین کے لئے اپنا نام پیش کریں۔ تو حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ نے میرے بزرگ تایا سید سردار احمد شاہ صاحب سے مشورہ کیا کہ اپنے بیٹے (خاکسار) کو حضور کی خدمت مبارک میں اس غرض کے لئے پیش کر دیا جائے۔ جب مجھ سے پوچھا گیا تو میں نے اپنی کم علمی کا اظہار کیا۔ مگر آپ نے فرمایا۔ بیٹا خدا تعالیٰ ایک تنکا سے بھی کام لے سکتا ہے۔ اس پر عرض کی بندہ حاضر ہے۔ جب محترمہ والدہ صاحبہ کو علم ہوا تو آپ نے ماں کی ممتا کے ماتحت محترم حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ ایک ہی بیٹا ہے۔ یہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تو میں کیا کروں گی۔ اس پر آپ نے نہایت خندہ پیشانی سے فرمایا۔ دو لڑکے خدا تعالیٰ خود لے گیا ہے (مجھ سے دو چھوٹے بھائی تھے جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے) اسکو اپنے ہاتھ سے خدا تعالیٰ کو دے دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے حضور کی آواز پر لبیک کہا۔ اور مجھ کو قادیان لے جا کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت مبارک میں پیش کر دیا۔ اور فرمایا۔ میرا ایک ہی بیٹا ہے جو حضرت اسلام کے لئے حاضر ہے۔ اس وقت سے خاکسار بفضل خدا مرکز کے ماتحت دیہاتی معلم کے طور پر کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آخر دم تک توفیق دے۔ آمین۔

ہمدردی

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر ہمدردی کا مادہ بھرا ہوا تھا۔ تقسیم پاک اور ہند کے موقعہ پر جب قتل وغارت کا بازار گرم تھا۔ آپ لاہور سے بذریعہ ریل گاڑی گجرانوالہ جا رہے تھے۔ جب شاہدرہ اسٹیشن پر پہنچے تو ایک ہندو کو قتل ہوتا دیکھا۔ یہ دیکھ کر طبیعت برداشت نہ کر سکی اور فوراً خیال آیا کہ ہمارے گاؤں گوندہ کے ہندو کیا کرتے ہوں گے۔ (پہلے ہم شاہ مسکین کے نزدیک ایک گاؤں گوندہ میں رہتے تھے) یہ خیال آتے ہی گاڑی سے اتر کر گھر پہنچے اور ان ہندوؤں کا پتہ کیا۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ نزدیک کے گاؤں بھین پور کلاں میں ایک بڑے چوہدری صاحب کے پاس چلے گئے ہیں۔ اس وقت بارش ہو رہی تھی آپ اسی وقت اس گاؤں میں پہنچے ۳ عورتیں اور ایک مرد کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئے (باقی اپنی جان بچانے کے لئے کہیں بھاگ گئے تھے) ان کو لا کر پناہ دی۔ ہر طرح سے حفاظت سے رکھا ان کا بہت سا سامان بھی واپس دلا دیا۔ ان کی خوراک کا انتظام کیا اور چھ ماہ تک اپنے پاس حفاظت سے رکھا۔ بعد میں ان کے لواحقین ہندوستان سے ٹرک لے کر آ گئے ان کے سپرد کر کے بڑی عزت سے روانہ کیا۔ تقسیم ہند و پاک کے موقعہ پر جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان سے ہجرت کر کے لاہور رتن باغ کچھ عرصہ قیام فرمایا تو مختلف جگہوں سے مہاجرین آئے ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ پاکستان کی مقامی جماعتیں اپنے مہاجر بھائیوں کو بطور امداد ساتھ لے جائیں۔ اس ارشاد پر محترم حضرت والد صاحب نے لبیک کہا اور لاہور سے چھوٹے بڑے لم ۱۱ کس کو یکے بعد دیگرے گھر لائے۔ ان کی خوراک رہائش کا بڑی ہمدردی سے انتظام فرمایا۔ بعض ان میں سے جلد ہی اپنا انتظام کر کے چلے گئے۔ ان جانے والوں کو اپنے گرہ سے کرایہ دے کر روانہ کیا۔ بعض افراد ۷-۸ ماہ تک ان کے پاس رہے۔ بعد میں ان کا انتظام کر کے رخصت کیا۔ بعض کو زمین دلادی۔ قبل پاکستان آپ نے کچھ عرصہ انسپکٹر بیت المال کے عہدہ پر آنریری طور پر بڑی محنت سے کام کیا ۱۹۴۸ء میں بطور انسپکٹر وصایا مقرر ہو کر کام کرنے لگے آپ اپنے کام میں نہایت محنتی اور دیانت دار تھے اس کام کو ذاتی سمجھتے ہوئے دل لگا کر ایک کرکے سرانجام دیا جس سے آپ کے افسر بہت خوش تھے نیکی اور تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ جس علاقہ میں دورہ پر جاتے کامیاب رہتے اور کافی وصایا بھیجتے تھے بڑے اچھے اخلاق وعادات کے مالک تھے دعاؤں کے عادی تھے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور یقین رکھتے ہوئے دعائیں کرتے رہتے تھے اللہ تعالیٰ بھی ان کی دعاؤں کو سنتا تھا جب آپ عمر کے لحاظ سے انسپکٹر وصایا کے عہدہ سے صدر انجمن کے قاعدہ کے مطابق ریٹائرڈ ہوئے تو ان کے حسن کارکردگی کی وجہ سے جناب سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کی کوشش سے صدر انجمن احمدیہ نے ان کو دوبارہ اسی اسامی پر لگایا آخر مورخہ ۱۶ ستمبر ۶۳ء بروز منگل بعمر ۷۰ سال مجاہدانہ زندگی بسر کرتے ہوئے بس کے حادثہ سے جام شہادت نوش فرمایا اور

ولا تقولوا لمن یقتل
فی سبیل اللہ اموات
بل احیاء

کے ماتحت ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ نہایت نیک پارسا۔ اور فرشتہ صورت بزرگ تھے۔ ہر ایک ملنے والے کو نیکی کی تحریک فرماتے دین کے سچے خادم اور غیرت رکھنے والے بزرگ تھے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے خلاف کوئی بات سننے کو تیار نہ ہوتے ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ غیر احمدی مناظرہ کے لئے مولوی عبداللہ معمار امرتسری کو لے کر آئے شرائط مناظرہ طے ہونے لگیں ہماری طرف سے کہا گیا کہ اول قرآن مجید پھر حدیث اور بعد میں دیگر کتب کے حوالے دیئے جائیں مولوی احمد عبداللہ صاحب نے ایکا بات پر زور دیا کہ حدیث مقدم ہے اور قرآن مجید بعد میں ہے اور یہاں تک کہہ دیا کہ جو شخص حدیث کو قرآن مجید پر مقدم نہیں سمجھتا وہ کافر ہے یہ بات سنتے ہی آپ نے فرمایا ہم آپ سے مناظرہ بالکل نہیں کریں گے کیونکہ قرآن مجید افضل اور مقدم ہے اور حدیث بعد میں ہے اور جو قرآن مجید کو افضل قرار نہیں دیتا اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں آپ نے مخالف فریق کو رخصت کر دیا

اللہ تعالیٰ پر آپ کو بہت توکل تھا ایک دفعہ آپ تیرہ پاکی کھنڈو والی چک ۲۱۲ / ج ب ضلع لائل پور دورہ پر تشریف لائے بعد قیام فرمایا کہ میں نے دوسری جماعت میں جانا ہے اس لئے گاڑی پر سوار ہونے کے لئے کوئی انتظام کریں اسٹیشن ۲ میل کے فاصلہ پر تھا میں آپ کو اپنی سائیکل پر بٹھا کر روانہ ہوا ابھی ایک میل دور ہی تھے کہ گاڑی کا وقت ہو گیا میں نے آپ سے عرض کی کہ وقت ہو گیا ہے ابھی ہم نے کچھ فاصلہ تک جانا بھی ہے بڑی مشکل سے سوار ہو سکیں گے اس پر آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے جا رہا ہوں اور اسی گاڑی پر جانا ہے گاڑی مجھ کو لے کر جائے گی جب ہم ارشاد اسٹیشن پر پہنچے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ گاڑی ایک گھنٹہ لیٹ ہے چنانچہ آپ بآسانی اس گاڑی پر روانہ ہو گئے۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ شعر بڑی رقت سے اکثر پڑھا کرتے تھے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی نہایت سادگی سے گزاری اور زندگی کا ہر لمحہ رضا الٰہی کے ماتحت خدمت دین کے لئے وقف کر دیا اپنا اکلوتا بیٹا بھی خدمت دین کے لئے وقف کر دیا غرضیکہ کوئی خدمت دین کا موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا اور آخر دم تک احمدیت پر چٹان کی طرح قائم رہے آپ ہم سب کے لئے ایک نیک اور بہت اچھا نمونہ چھوڑ گئے وفات سے ایک روز پہلے چند آدمیوں کے روبرو فرمایا کہ آپ سب گواہ رہیں کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور خاتم الانبیاء مانتا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور خلافت پر میرا ایمان ہے کلمہ طیبہ پر میرا ایمان ہے اور میں مسلمان ہوں اس کے بعد مجھ سے اپنے بڑے بھانجے سے اور ایک احمدی دوست سے جو پاس کھڑا تھا فرمایا آپ آخری مصافحہ کر لیں چنانچہ آپ نے ہم سب کو السلام علیکم کہہ کر ہم سے باری باری آخری مصافحہ لیا پھر مجھے مخاطب ہو کر فرمایا بیٹا میری طرف سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ساری جماعت کو السلام علیکم پہنچا دیں۔ پھر آپ نے اپنے بڑے بھائیوں کے نام لے کر اور بعض رشتہ داروں کے نام لے کر فرمایا ان سب کو میرا السلام علیکم پہنچا دیں سو آپ کی وصیت کے مطابق جماعت کے سب دوستوں کو السلام علیکم پہنچاتا ہوں اور دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے محترم والد صاحب رضی اللہ عنہ کو رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں ان کے درجات بلند کرے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے ہمارے دلوں میں اپنی محبت ڈال دے گناہ معاف فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز آپ کی اچانک وفات سے جو بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے اس کو اپنے فضل سے پورا فرمائے اور جو بے شمار ذمہ داریوں کا بوجھ میرے کندھوں پر آن پڑا ہے ان کو پورا کرنے کی توفیق دے کیونکہ میں بہت کمزور ہوں۔

محمد امین شاہ معلم
ابن حضرت سید ولایت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ
انسپکٹر وصایا۔
شاہ مسکین ڈاکخانہ [illegible] ضلع شیخوپورہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی المناک رحلت پر

جماعت احمدیہ فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) کی تعزیتی قرارداد

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کی المناک اور تڑپا دینے والی خبر مورخہ ۳ ستمبر کی صبح کو ملی۔ اسی وقت مقامی احباب جماعت کو مطلع کیا گیا نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تعزیت کا تار ارسال کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی نماز جنازہ غائب کے لئے ۸ ستمبر بروز ہفتہ کا دن مقرر کیا گیا چنانچہ مقررہ وقت پر احباب جماعت نے مسجد نور فرانکفورٹ میں نماز جنازہ غائب ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد اس عظیم جماعتی صدمہ کے موقع پر مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد پاس کی گئی۔

"قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی رحلت کی المناک اور روح فرسا خبر رنج و الم کا ایک عظیم اور ناقابل برداشت پہاڑ بن کر دل پر گری۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ جن کے نام نامی کے ساتھ لفظ مرحوم لکھتے ہوئے قلم تھرا تی اور دل بیٹھتا ہے کیا واقعی آپ ہم سے جدا ہو گئے ہیں؟ اس حقیقت کا یقین ہونے کے باوجود دل اس حقیقت کی تصدیق کرتے ہوئے ڈوبتا ہے۔ آپ خدائی نشانوں کے مظہر اور مامور زمانہ کی برکات کا ایک پاک نمونہ تھے۔ آپ کا دنیا میں آنا حضرت مسیح پاک کی صداقت کا ثبوت تھا۔ خدائے رحیم کی طرف سے ودیعت کردہ شان جمالی سے آپ کی جانب طبیعہ کی تعریف ہوتی۔ آپ کی پاک سیرت اور آپ کا منور چہرہ نور کا مظہر تھا۔ آپ کی یہ جدائی ہم پر بے حد گراں گزری ہے۔ اب مولا کریم سے یہی التجا ہے کہ وہ اپنی رحمت بے پایاں اور فضل بیکراں سے ہمارے اس غم کا مداوا فرمائے۔ اور آپ کی وفات سے جماعت میں جو بہت بڑا خلا واقع ہوا ہے۔ اس کو اپنی رحمت اور برکت سے پُر فرمائے اور حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنی آغوش رحمت میں لیتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

ہم ممبران جماعت فرانکفورٹ اس عظیم صدمہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ اور دیگر تمام افراد خاندان مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گہری دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

(خاکسار مسعود احمد جہلمی عفا عنہ امام مسجد نور فرنکفورٹ)

جماعت احمدیہ کالا گجراں ضلع جہلم کا تبلیغی جلسہ

مورخہ ۹/۲۳ بعد نماز عشاء متصل چوک مسجد احمدیہ کالا گجراں ایک عظیم الشان جلسہ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب قائمقام امیر جماعتہائے ضلع جہلم منعقد ہوا۔ حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے چار پانچ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ لاؤڈ سپیکر کا بڑا اچھا انتظام تھا۔ جماعت احمدیہ محمود آباد کے احباب بھی اس میں شامل ہوئے۔

تلاوت و نظم کے بعد صدر جلسہ نے تعارف کرادیا۔ پہلی تقریر مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ کی تھی۔ آپ نے نہایت عمدگی کے ساتھ جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو روحانی و علمی انقلاب ہوا ہے اس کو بیان فرمایا اور پھر اس روحانی مقابلے کا تذکرہ فرمایا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ دوسری تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی تھی۔ آپ نے مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ اور اس دور کے حالات کو بیان فرمایا کہ کس طرح عیسائیت کے لیڈر ساری دنیا میں چھا جانے کے خواب دیکھ رہے تھے اور کتنی منظم کوششیں کر رہے تھے اور خدا تعالیٰ نے احمدی مبلغین کو یہ سعادت عطا فرمائی کہ انہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیم کے ساتھ ان کو شکست فاش دی۔ پھر سلائیڈز کے ذریعہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کو پیش فرمایا۔ مساجد، قرآن مجید کے تراجم۔ اور نو مسلموں کی تعداد کا اہل جلسہ پر خاص اثر ہوا۔ یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۸ ۱/۲ سے ۱۱ ۱/۲ بجے تک جاری رہا۔ کمال سکون سے حاضرین نے مقررین کے قیمتی خیالات کو سنا۔

(مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ احمدیہ جہلم شہر)

جماعت احمدیہ حلقہ محمد نگر لاہور کا جلسہ سیرت النبیؐ

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۳ء بوقت ۷ بجے شام تا ۱۰ بجے شام جماعت احمدیہ محمد نگر میو روڈ لاہور کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ کا ایک عظیم الشان جلسہ کیا گیا۔ صدارت کے فرائض محترم شیخ بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ لاہور نے سرانجام دئے۔ تلاوت قرآن پاک اور نعت کے بعد مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ مقیم لاہور نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور شمائل پر تقریر فرمائی اور آنحضرتؐ کے عفو اور بخشش کے پہلو کو نمایاں طور پر پیش کیا۔ آپ کے بعد مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے "زندہ رسولؐ" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آپ نے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی "زندہ رسول" ہیں۔ آپ کی تقریر کے دوران حاضرین پر ایک وجد کی حالت طاری تھی۔ آپ کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے متعدد حوالوں اور مختلف مذاہب کے پیغمبروں سے مقابلہ کر کے ثابت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام "نبیوں کے سردار" ہیں۔ آپ نے ایک گھنٹہ تک نہایت عالمانہ اور پُر از مغز تقریر کی جو بڑی دلچسپی اور پورے سکون سے سنی گئی۔ آپ کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے حاضرین کو توجہ دلائی کہ وہ ان تقاریر سے جو علم حاصل کر کے جا رہے ہیں ان دلائل کو یاد رکھنے کی کوشش کریں اور دیگر مذاہب سے بات چیت کرتے وقت استعمال میں لائیں اور اسلام کی برتری ثابت کریں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس وقت مسلمان اپنے کردار کی بھی نگہداشت کریں۔ اور اپنے نمونہ سے غیروں کو اسلام کی طرف کھینچیں۔ دشمن اس کوشش میں ہے کہ مسلمان متحد ہونے نہ پائیں۔ مسلمان کو چوکس رہنا چاہیے۔ آپ کے خطاب کے بعد حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا اور اسلام کی ترقی اور غلبہ اور پاکستان کی سلامتی کے لئے دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حلقہ کے خدام نے پوری دلچسپی اور مستعدی سے کام لے کر جلسہ کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ نہایت کامیابی سے بخیر و خوبی دس بجے شب ختم ہوا۔ متعدد غیر از جماعت دوستوں نے مبارکباد دی اور کہا کہ تقاریر نہایت اعلیٰ پایہ کی تھیں اور جلسہ بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(خاکسار ملک فضل کریم خان بی اے صدر حلقہ محمد نگر میو روڈ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں نے اپنی مرحومہ والدہ صاحبہ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں خدا تعالیٰ میری امی جان کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں انہیں اپنے خاص قرب کا مقام عطا فرمادے۔ آمین اللھم آمین۔ نیز اللہ تعالیٰ میرے والد بزرگوار کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمادے اور انہیں اس صدمہ سے جو قلبی دکھ ہوا ہے اس کا امی کی جناب سے مداوا حاصل ہو آمین۔

(امۃ السمیع بٹ بنت عبد الحی صاحب بٹ شاہنواز لمیٹڈ۔ راولپنڈی)

۲۔ میری امی جان کچھ دنوں سے کھانسی کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ اور میرے ابا جان کو بھی بخار ہے۔ دونوں کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد انور حسن مکان نمبر ۱۹ گنج مغلپورہ)

۳۔ میرا لڑکا بشیر احمد چوبیس روز سے بیمار ہے۔ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ وہ تازہ لڑکی سخت تر درد ہے۔ تمام بزرگوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لڑکے کو جلد از جلد صحت یاب کرے۔

(چوہدری محمد حیات آئی۔ ڈی۔ او لاڈ کانہ حال کوئٹہ)

۴۔ ایم۔ ایس طاہر۔ پروپرائیٹر ایسٹرن ٹیوب ویل کمپنی کی اہلیہ تقریباً تین ہفتہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں خدا تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔

۵۔ مجھے عرصہ آٹھ ماہ سے کمر درد کی شکایت ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ (ملک عبد الرحمن صدر دہتاسی)

۶۔ امسال خاکسار نے بی اے فائنل کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے خاکسارہ کو اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔ اور اس کامیابی کو دین و دنیا کی فتوحات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ (مودودہ طلعت۔ بنت بشیر احمد کھتی ۱۵/۸۔ صدر۔ حیدرآباد سندھ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اردن ۳۔ اکتوبر شاہ حسین نے کہا ہے کہ اردن شام اور عراق کے وفاق میں شامل ہونے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتا شاہ حسین عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالخالق حسونہ سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انھوں نے کہا میں نے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل سے دنیائے عرب کے اتحاد کے سوال پر بات چیت کی ہے اور ہم دونوں کی یہ رائے ہے کہ اس وقت کسی عرب ملک کو کوئی ایسا قدم نہیں رکھنا چاہئے جس سے دنیائے عرب کا اتحاد خطرے میں پڑ جائے شاہ حسین نے اس سلسلہ میں اگرچہ شام اور عراق کے مجوزہ وفاق کا حوالہ نہیں دیا لیکن سیاسی مبصرین کا کہنا ہے ان کا اشارہ اسی کی جانب تھا۔

○ نیویارک ۳۔ اکتوبر۔ جنرل اسمبلی میں انڈونیشیا کے اعلیٰ مندوب نے الزام لگایا ہے کہ جکارتہ کے برطانوی سفارت خانے سے جس پر اسی ماہ حملہ ہوا تھا بھاری مقدار میں اسلحہ ملا ہے انھوں نے درخواست کی کہ یہ کس مقصد کے لئے تھا انھوں نے کہا حکومت انڈونیشیا کی اجازت کے بغیر ملک میں اسلحہ نہیں رکھا جا سکتا اور سفارت خانے بھی اس پابندی سے مستثنیٰ نہیں۔

● پیکنگ ۳۔ اکتوبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے آج شام چین کے قومی دن کے موقع پر ۸۰۰ سو غیر ملکی مہمانوں کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت دی تھی جو ۸۰ ممالک سے آئے ہیں اس دعوت میں چین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے چیئرمین ماؤزے تنگ اور چین کے صدر لیو شاؤ چی بھی شریک ہوئے۔

○ بیروت ۳۔ اکتوبر۔ یہاں کردوں کی ایک جماعت نے یہ اعتراف کیا ہے کہ وہ بیروت میں نقد رقم وصول کرتی تھی تاکہ عراقی حکومت کے خلاف بغاوت میں ملا مصطفےٰ بارزانی کو مدد دی جا سکے اکیس اشخاص پر مشتمل اس جماعت کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ نیویارک ۳۔ اکتوبر۔ صدر ڈیگال نے اعلان کیا ہے کہ ایٹمی طاقتیں غیر ایٹمی ممالک کو بہکانے کی کوشش کر رہی ہیں وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ایٹمی جنگ کا خطرہ اس صورت میں دور ہو سکتا ہے کہ ان ممالک پر دباؤ ڈالا جائے جن کے پاس ایٹمی ہتھیار نہیں ہیں صدر ڈیگال نے ان خیالات کا اظہار مسٹر ایڈلائی سٹیونسن کے بیان پر کیا جو انھوں نے گزشتہ روز ٹیلیویژن پر ایک انٹرویو کے دوران دیا اقوام متحدہ میں امریکی مندوب نے کہا تھا کہ ایٹمی تجربات پر پابندی کے سمجھوتے پر دستخط کرنے سے انکار کر کے فرانس نے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری پر پابندی کا نہیں چاہتا۔

○ پیرس۔ فرانس نے مراکش میں فرانسیسی املاک کو قومیانے کے اقدام کے خلاف احتجاج کیا احتجاج میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ فرانسیسی املاک کا معاوضہ نہیں ادا کیا گیا یاد رہے کہ اسی قسم کا احتجاج ایک دفعہ پہلے بھی کیا گیا تھا جب مراکش کی حکومت نے ۳۵ ہزار ایکڑ زمین کو قومی ملکیت قرار دیا تھا۔

○ نیویارک ۔ اخبار نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ امریکہ چین کو تسلیم نہ کرنے کی پالیسی پر نظر ثانی کر کے اس کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اخبار نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں کہا ہے کہ جب چین کے ساتھ امریکہ نے تعلقات منقطع کئے وہ سٹالن کا زمانہ تھا اور کوریا کی جنگ جاری تھی لیکن اب حالات بدل چکے ہیں اس لئے امریکہ کو چاہئے کہ وہ اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے نیویارک ٹائمز نے مزید کہا ہے کہ چین دنیا میں سیاسی لحاظ سے بالکل تنہا رہ گیا ہے اور اسے بیرونی تجارت میں سخت مشکلات درپیش ہیں اب ایسی وجوہ موجود ہیں جو امریکہ اور چین کے باہمی تعلقات کو بہتر بنانے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں

درخواستِ دعا

محترم چوہدری رسول بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری عرصہ دراز سے بیمار ہیں بیماری میں ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا اب نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کروایا گیا ہے جملہ احباب کرام صحابہ کرام اور درویشانِ قادیان کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے (علی احمد فضل عمر ہسپتال ربوہ)

توسیع اشاعت "الفضل" میں

حصہ لینے والے احباب

—(۱)—

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے اندر کچھ اس قسم کی دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایثار و قربانی کی روح پیدا کر دی ہے کہ مرکز کی طرف سے کوئی بھی تحریک جماعت کے سامنے آئے جماعت کا ہر مخلص فرد اس پر لبیک کہنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے چنانچہ گزشتہ دنوں حسب نظارت اصلاح و ارشاد نے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں مختلف مقامات کے دورہ پر بھجوایا تو مکرم خواجہ صاحب کے تحریک کرنے پر جہاں بہت سے احباب نے اپنے نام الفضل جاری کرایا ہے وہاں کئی احباب نے پبلک لائبریریوں اور غیر از جماعت اصحاب کے نام الفضل جاری کرانے کے لئے الفضل کی اعانت بھی فرمائی ہے

مخلص احباب کے اسمائے گرامی ہم بطور شکریہ درج ذیل کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلص دوستوں کو اس سے بھی بڑھ کر خدمت دین کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔ (مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

دوسروں کے نام روزانہ پرچہ جاری کرانے والے

۱۔	مکرم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم بی بی ایس بورے والا	چھ ماہ کے لئے ایک لائبریری کے نام مدزائد
۲۔	لبشیر الدین اینڈ کمپنی دہاڑی	ایک سال کے لئے ایک لائبریری کے نام
۳۔	جماعت احمدیہ چک ۲۴۵ ۔ای بی ضلع منٹگمری	سات ماہ ،، ،، ،،
۴۔	مکرم چوہدری برکات محمد صاحب چھانگا مانگا ضلع منٹگمری	تین ماہ ،، ،، ،،
۵۔	،، ملک مظفر احمد صاحب بی ایس سی ۔ منٹگمری	ایک سال ،، ،، ،،
۶۔	،، ملک عزیز احمد صاحب چک ۸۵/۶ آر ،،	ایک سال ،، ،، ،،
۷۔	،، چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری	ایک سال ،، ،، ،،
۸۔	جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری	چھ ماہ کے لئے مقامی مسجد احمدیہ کے نام ،،
۹۔	مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر	ایک سال کے لئے فضل عمر لائبریری چک ۱۶۶ مراد ،،
۱۰۔	مجلس اطفال الاحمدیہ ،، ،،	چھ ماہ کے لئے ایک مستحق کے نام ،،
۱۱۔	مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر	آٹھ ماہ کے لئے ایک لائبریری کے نام ،،
۱۲۔	لجنہ اماء اللہ کنری بذریعہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ	ایک سال کے لئے کسی لائبریری کے نام مدزائد
۱۳۔	مکرم چوہدری محمد خان صاحب نسیم فلور ملز سرگودھا	ایک دوست کے نام چھ ماہ کے لئے
۱۴۔	،، ڈاکٹر احتشام الحق صاحب محمد آباد سٹیٹ	۳ ماہ ،، ،، ،،
۱۵۔	محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید ناصر شاہ صاحب حیدر آباد	ایک سال کے لئے ایک لائبریری کے نام
۱۶۔	مکرم ڈاکٹر نذیر محمد صاحب قمر آباد (سابق سندھ)	،، ،، ایک دوست کے نام
۱۷۔	مکرم چوہدری محمد علی صاحب باندھی	،، ،، ،، ،،
۱۸۔	،، منیجر ضیاء الحق صاحب بہریا روڈ	،، ،، ،، ،،

(باقی)

اِکسیر پائیوریا

دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے نہایت مفید۔ مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ پائیوریا، دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی میل، ٹھنڈے اور گرم پانی کا لگنا۔ اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے اور دو روپیہ پچیس پیسے۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ضرورت ہے

ایک دیانت دار محنتی نوجوان کی تعلیم کم از کم مڈل ہو تنخواہ ترقی۔ حسب قابلیت رہائش مفت درخواستیں اپنے امیر یا پریزیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ بھیجیں اتوار کے روز ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ میں بھی ملاقات کر سکتے ہیں۔ خاکسار ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ہومیو ایڈووکیٹ انچارج کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر۔ لاہور۔

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین۔ سکندر آباد۔ دکن

نیلام

ایک ویگن کوئلہ جو گوجرانوالہ سٹیشن پر پڑا ہوا ہے نیلام عام کے ذریعہ مورخہ ۱۵/ اکتوبر ۶۳ء کو دس بجے صبح نیلام کیا جائے گا۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ۔ ڈبلیو آر ۔ لاہور)

مرض اٹھرا کی مشہور دوا خانہ حب اٹھرا (رجسٹرڈ) نصف صدی سے استعمال ہو رہی ہے، مکمل کورس ٹونے چودہ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی برہمن بڑیہ اور نرائن گنج میں تشریف آوری

متعدد استقبالیہ تقاریب میں شرکت، اہم موضوعات پر بصیرت افروز تقاریر

ڈھاکہ (بذریعہ ڈاک) محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن، صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان جب اپنے دورہ مشرقی پاکستان کے سلسلہ میں (جو ۲۱ ستمبر ۶۳ء سے ۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء تک جاری رہا) ۳۰ ستمبر کی شام کو بذریعہ ٹرین ڈھاکہ سے برہمن بڑیہ پہنچے تو مقامی انجمن احمدیہ کی طرف سے آپ کا شایانِ شان استقبال کیا گیا گاڑی کے پہنچتے ہی تمام پلیٹ فارم خوش آمدید کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھا جب محترم صاحبزادہ صاحب گاڑی سے اترے تو پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ، قائد زعیم صاحب انصار اللہ اور زعیم صاحب خدام الاحمدیہ نے آگے بڑھ کر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اور آپ کے ساتھیوں کو پھولوں کے ہار پہنائے اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔

اس دورہ میں مکرم مولٰنا ابوالعطاء صاحب، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کے علاوہ مشرقی پاکستان کے صوبائی امیر مکرم مولوی محمد صاحب، صوبائی جنرل سیکرٹری مکرم شمس الرحمٰن صاحب بیرسٹر ایٹ لاء اور صوبائی سیکرٹری مال مکرم محمد سلیمان صاحب نیز بعض دیگر احباب بھی محترم صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے جملہ انصار، خدام اور اطفال کو جو ایک خاص نظام کے تحت دور تک پھیلی ہوئی قطاروں میں کھڑے تھے ہر ایک کے پاس پہنچ کر شرف مصافحہ بخشا بعد ازاں جملہ احباب مہمانوں کی معیت میں باقاعدہ ایک جلوس کی شکل میں اسٹیشن سے جامع مسجد احمدیہ پہنچے پہلے محترم صاحبزادہ صاحب نے محترم مولوی عبدالواحد صاحب رضی اللہ عنہ جو اس علاقہ کے قدیم ترین احمدی تھے اور جن کے ذریعہ اس علاقے میں احمدیت پھیلی) کے مزار پر دعا کی اور پھر مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔

مسجد میں مکرم جناب غلام صمدانی صاحب وکیل زعیم انصار اللہ نے جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا یہ ایڈریس بہت عمدہ آرٹ پیپر پر چھپا ہوا تھا اس کے جواب میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی اور احباب جماعت کو بہت قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد آپ نے جماعتی دلچسپی کے بعض مقامات کا معائنہ فرمایا پھر بعض ایسے جماعتی معاملات کا جو ایک لمبا عرصہ سے قابل تصفیہ چلے آ رہے تھے آپ نے فیصلہ کیا ازاں بعد جماعت کی درخواست پر آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں نماز کے بعد صوبائی امیر مکرم مولوی محمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بڑے ہی پر اثر لہجے میں احباب سے باہم محبت و اخوت اور اتحاد و اتفاق کا بہت اعلٰی نمونہ قائم کرنے کی اپیل کی آپ نے فرمایا کہ یہ ہماری انتہائی خوش بختی ہے کہ محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مشرقی پاکستان میں آئے ہیں اور اس وقت یہاں ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں، اظہار تشکر کے طور پر ہم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ یہ عہد کرے کہ وہ اپنے ہر بھائی کے لئے اپنے دل میں محبت و اخوت کے جذبات رکھے گا اور اس طرح ہم باہم متحد و متفق ہو کر اسلام اور احمدیت کی مفید اور بہتر خدمت بجا لائیں گے۔ چنانچہ سب احباب نے اس کا اقرار کیا آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے تبلیغ اسلام پر زور دینے کی تحریک فرمائی۔ ازاں بعد دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بعدہٗ آپ نے اس استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جس کا انتظام آپ کے اعزاز میں کیا گیا تھا اس میں بعض ہندو اور عیسائی صاحبان نیز بہت سے مسلمان معززین اور مقامی افسران تشریف لائے ہوئے تھے پہلے مکرم غلام صمدانی صاحب ایڈوکیٹ نے محترم صاحبزادہ صاحب اور مہمانان کرام کا تعارف کرایا بعد ازاں خاصی دیر سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ نیز مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے افریقہ میں اشاعت اسلام اور اس کے خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی۔ ہال میں جگہ تنگ ہونے کے باعث سینکڑوں کی تعداد میں لوگ ہال سے باہر احاطہ میں ہی کھڑے ہو کر یہ تقریر سنتے رہے۔

اس تقریب میں شرکت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب احمدیہ بارڈر (محلہ) میں جہاں قیام کا انتظام تھا تشریف لے گئے۔ چونکہ وقت کافی گزر چکا تھا اور تھوڑی دیر بعد واپسی کے لئے پھر گاڑی پر سوار ہونا تھا۔ اس لئے صرف آدھ گھنٹہ یا پون گھنٹہ ہی آرام فرما سکے تین بجے شب وہاں سے اسٹیشن کے لئے روانہ ہو کر چار بجے صبح ڈھاکہ واپس تشریف لے جانے کے لئے گاڑی پر سوار ہوئے۔ جماعت کے تمام مخلصین بھی ان تقریبات میں شرکت اور محترم صاحبزادہ صاحب کو الوداع کہنے کی غرض سے تمام رات جاگتے رہے۔ راستہ میں ایک اور گاڑی کے پٹڑی پر سے اتر جانے کے باعث کئی گھنٹے رکنا پڑا اور قریباً چار گھنٹہ کے بعد ڈھاکہ پہنچے۔

مورخہ یکم اکتوبر کو نرائن گنج کی جماعت کی درخواست پر شام کو وہاں تشریف لے گئے۔ جماعت سڑک پر استقبال کے لئے موجود تھی۔ مسجد احمدیہ میں پہنچکر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے تقریر فرمائی اور عہدیداران کو دعوۃ التبلیغ کے لئے مزید ذوق حاصل کرنے کے بارہ میں ضروری ہدایات دیں۔ بعد ازاں آپ نے سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا جس کے بعد آپ نرائن گنج سے روانہ ہو کر ۸ بجے شب ڈھاکہ واپس تشریف لے آئے۔

ڈھاکہ پہنچکر آپ نے اس ڈنر میں شمولیت فرمائی جس کا اہتمام محترم ایس۔ ایم حسن صاحب نے وسیع پیمانہ پر کیا ہوا تھا۔ اس میں محترم خواجہ شہاب الدین صاحب، محترم ایم اصغر صاحب، چیف سیکرٹری حکومت مشرقی پاکستان۔ محترم جی۔ احمد صاحب کمشنر ڈھاکہ ڈویژن اور چوٹی کے نامور صاحبان تشریف لائے ہوئے تھے۔ ڈنر سے پہلے اور بعد میں مختلف موضوعات پر دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔

اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُولًا (قرآن مجید)

۳۱ اکتوبر ۱۹۶۳ء تک وعدہ جات تحریک جدید پورے کرنے کی سعی بلیغ فرمائی جائے۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

"تم نے خدا تعالٰے سے جو وعدے کئے ہیں ان وعدوں کی عظمت کو پہچانو۔ اور یاد رکھو کہ تمہارا مستقبل تمہاری اولاد کا مستقبل۔ تمہاری قوم کا مستقبل تمہارے ملک کا مستقبل۔ تمہاری حکومت کا مستقبل بلکہ ساری دنیا کا مستقبل خدا تعالٰے سے ہی وابستہ ہے"

ہفتہ تحریک جدید (یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء) میں حضور ایدہ اللہ کا یہ ارشاد خاص طور پر بقایا دار حضرات کے نوٹس میں لایا جائے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

ضروری اعلان

ماہنامہ الفرقان ربوہ کے خریدار حضرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفرقان کا "درویشان قادیان نمبر" پوری احتیاط کے ساتھ سب خریداروں کے نام بذریعہ ڈاک روانہ کیا جا چکا ہے۔ یہ خاص نمبر اگست، ستمبر اور اکتوبر ۱۹۶۳ء کا رسالہ ہے۔ اس لئے اکتوبر کا شمارہ علیحدہ شائع نہیں ہوگا۔ یہ خاص نمبر ۱۶۸ صفحات اور بیس سے زائد تصاویر پر مشتمل ہے۔ اس نمبر میں درویشان کرام کے جملہ حالات بہجا مرتب کر دئے گئے ہیں۔ جن کا مطالعہ ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔ جو دوست رسالہ کے خریدار نہیں اور یہ خاص نمبر حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ آج ہی تین روپے کی رقم بھجوا دیں۔ انہیں خاص نمبر بذریعہ رجسٹری بھجوا دیا جائے گا۔

(منیجر ماہنامہ الفرقان — ربوہ)

ضروری اعلان

بل ماہ ستمبر ۱۹۶۳ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں ان بلوں کی رقم ۱۰ اکتوبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ اکتوبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے۔ ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

منیجر

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ بنت حکیم حشمت اللہ خان صاحب صحابی) ایک عرصہ سے عارضہ قلب بیمار ہیں۔ اب کوئٹہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حالت تشویشناک ہے۔

احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (اقبال احمد نجم دارالرحمت وسطی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵